کنز الایمان پر غرائب القرآن کے اثرات کا مطالعہ

پروفیسر دلاور خاں

ہر علمی و فنی نثر و نظم میں کچھ ایسے الفاظ مرقوم ہوتے ہیں جو اہلِ زبان کے لیے بھی اجنبی، غیر مانوس اور غیر معروف ہوتے ہیں۔ اگر ہم ولی دکنی، سودا، غالب اور اقبال کی شاعری ہی کو پڑھیں تو باوجود اس کے کہ ہم اردو روانی سے بولتے، پڑھتے اور لکھتے ہیں پھر بھی ہمیں ان کی شاعری میں کچھ ایسے الفاظ اپنی موجودگی کا پتا دیتے ہیں جو ہمارے لیے عجیب وغریب، غیر مانوس اور اجنبی ہیں اور یہ ہی حال نثر کا بھی ہے۔ کیوں کہ وہ الفاظ ہماری عام بول چال، لکھنے اور پڑھنے میں استعمال نہیں ہوتے کسی نثر و نظم میں استعمال ہونے والے ایسے الفاظ جو اپنی ہیئت اور معنی و مفہوم کے اعتبار سے عام فہم نہ ہوں، غیر مانوس اور اجنبی ہوں، غریب الفاظ کہلاتے ہیں۔ مثلاً اردو میں مستعمل ہونے والے یہ الفاظ، اوسر، کوتکوں، بھوڑ، ٹینٹ، کڑوڑا، لام، کنیڈے، الاوتگا، بھبھوکا، بیونتے، بکٹا، دوب اور ٹھلکی وغیرہ۔

قرآن مجید میں بھی بعض الفاظ ایسے ہیں اہلِ عجم کے لیے اجنبی ہیں ہی مگر وہ عرب اہلِ زبان کے لیے بھی غیر معروف، اجنبی اور غیر مانوس ہیں، جو ان کی عام بول چال لکھنے اور پڑھنے میں استعمال نہیں ہوتے وہ تمام الفاظ غریب یا جمع کے طور پر غرائب القرآن کہلاتے ہیں۔ مثلاً قرآن حکیم کی سورہ تکویر میں ہے فلا اقسم بالخنس الجوا رالکنس۔ ان دو آیات میں ''خنس'' اور ''کنس'' ایسے عربی الفاظ ہیں جو عام عربی زبان میں بول چال، لکھنے اور پڑھنے میں نہیں آتے یہی غرائب القرآن ہیں(۱)۔

علامہ جلال الدین سیوطی غرائب القرآن کی معرفت کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جو شخص غرائب القرآن کو معلوم کرنے کی کوشش کرے اسے استقلال سے کام لینا چاہیے اور اہلِ فن کی کتب کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے اور ظن سے کام نہیں لینا چاہیئے کیوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم، جو خالص اور مسلم الثبوت عرب باشندے اور زبان دان تھے پھر قرآن بھی انہیں کی زبان میں نازل ہوا تھا۔ اگر اتفاق سے انہیں کسی لفظ کے معنی معلوم نہیں ہوتے تو وہ اپنے قیاس سے اس کے معنی نہیں لگاتے تھے اور خاموش رہ جاتے تھے۔

(الاتقان، 2، ص308)

آپ غرائب القرآن کی صحیح تفسیر کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

غرائب القرآن کے بارے میں رجوع لانے کے واسطے سب سے افضل وہ باتیں ہیں جو ابنِ عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب (شاگرد) سے ثابت ہوئی ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے جو باتیں بیان کیں ہیں۔ ان سے قرآن کے غریب الفاظ کی تفسیر پوری معلوم ہو جاتی ہے اور ان کی اسناد بھی صحیح ہیں۔ (ایضاً، 310)

آپ نے انہی غرائب کو الاتقان فی العلوم القرآن کی چھتیسویں نوع میں جمع کردیئے، تفصیل وہاں ملاحظہ کی جاسکتی ہے جب کہ بطور مثال چند غرائب القرآن تحریر کئے جاتے ہیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں:

(۱)۔یومنوں، یصدقون (وہ تصدیق کرتے ہیں)

(۲)۔اوتساھا، نترکھا فلانبدلھا (ہم نے اس کو چھوڑ

دیتے اور نہ بدلتے ہوں)

(۳)۔سریّا،ھوعیسیٰ(وہ عیسیٰ ہیں)

(۴)۔ اھل بہ لغیراللہ ذبح للطواغیت(بتوں کے نام سے ذبح کئے گئے جانور)

(۵)۔لعنت الزانی(بدکاری)

(۶)۔قاتلھم لعنھم(خدا کی ان پر لعنت)

(۷)۔یمصطر: بجبار(زبردستی کرنے والا)

(۸)۔سیطون ایبطشون(قتل کر دیتے ہیں)

(۹)۔ذرأنا خلقنا(ہم نے پیدا کیا)

(۱۰)۔تسحرون: تکذبون(جھٹلائیں گے)

(۱۱)۔یدعون: بعیدون(وہ عبادت کرتے ہیں)

غرائب القرآن کی تفہیم کے لیے العزیزی نے اپنے شیخ ابو بکر بن الابناری کی مدد سے اس موضوع پر کتاب لکھی جسے انہوں نے مسلسل پندرہ سال کی مدت میں مکمل کیا۔ امام اصفہانی نے مفردات القرآن تالیف کی۔ ابنِ حیات نے بھی اس موضوع پر ایک مختصر کتاب تالیف کی(الاتقان308)

امام بخاری نے بھی غرائب کی شرح لکھی۔ دوسری صدی ہجری میں ابان بن تغلب کوفی نے بھی غرائب القرآن کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی۔ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن الیزیدی نے بھی اس موضوع پر نہایت جامع کتاب تصنیف کی یہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے اس میں مؤلف نے تمام غرائب القرآن کو یک جا کر دیا(تاریخ تفسیر واصول تفسیر264)اس کے علاوہ علامہ جلال الدین سیوطی نے الاتقان میں علامہ زرکشی نے البرھان میں اور شاہ ولی اللہ نے الفوزالکبیر میں غرائب القرآن پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

پیغام قرآن کے اسلوب ابلاغ میں تنوع پایا جاتا ہے اسی وجہ سے اس کے اسالیب مختلف نوعیت کے حامل ہیں جیسے قرآن کا اسلوب خطاب، اسلوب تکرار، اسلوب وجوہ، اسلوب استفہام، اسلوب ادب اور اسلوب غرائب۔ یہی وجہ ہے کہ مترجم قرآن ہر مقام اور ہر موضوع پر صرف ایک ہی اسلوب سے کام نہیں لے سکتا۔ مترجم کے لیے ضروری ہے کہ اسے قرآن کے تمام اسالیب کی مکمل معرفت حاصل ہو۔ کہ آیات جس اسلوب کی حامل ہوں ترجمہ میں بھی اسی اسلوب کو اختیار کیا جائے۔ مثال کے طور پر قرآن میں جہاں ادبی اسلوب کی عکاسی ہو رہی ہے اس کا ترجمہ اسی اسلوب کے تحت کیا جائے اور جہاں قرآن میں اسلوب غرائب عکاسی ہو رہی ہے اس کا ترجمہ بھی اسی اسلوب کے تحت کیا جائے اس کے برعکس اگر ترجمہ اسلوب غرائب کا متقاضی ہے تو اسے ادبی اسلوب کے تحت کر دیا اسی طرح ترجمہ ادبی اسلوب کا متقاضی ہے تو اسے اسلوب غرائب کے تحت کر دیا تو ایسا ترجمہ قرآنی اسالیب کے حسن سے عاری دکھائی دے گا۔ اسی طرح قرآن کے دیگر اسالیب سے رخ موڑ کر یہ دعویٰ کیا جائے کہ بہترین ترجمہ قرآن وہ ہے جس میں صرف اور صرف ادبی اسلوب کی مطلقاً جلوہ نمائی ہو تو ایسی فکر بھی قرآنی اسالیب کی معرفت سے کج فہمی کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔

کتب غرائب القرآن:

پروفیسر خورشید احمد سعیدی لکھتے ہیں:

غرائب القرآن کی کتابوں میں مسلم علماء نے قرآنی الفاظ واصطلاحات کی لغوی وضاحتیں پیش کی ہیں۔ قرآنیات کی یہ کتب فہم قرآن مجید اور درست تفسیر قرآن کریم کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ قرآنیات کے طالب علم کے لیے ان کتب سے آگاہ ہونا، ان کے اہداف، اغراض اور مقاصد سے واقف ہونا، ان کے مناہج کو جاننا اور پھر انہیں اپنے مطالعات میں استعمال کرنا بہت ضروری ہے۔ ان کتب میں اہلسنت علماء کے ساتھ اہل تشیع کی تالیف کردہ بعض کتب بھی شامل ہیں۔

ہمارے دینی مدارس کے فضلاء، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے سکالرز کو غرائب القرآن کے میدان کے ادب سے گہری شناسائی کی ضرورت ہے تاکہ اردو زبان میں پائے جانے والے خلاء کو پُر کیا جا سکے اور قرآنیات سے دلچسپی رکھنے والے لوگ جو عربی زبان میں دستیاب ادب سے براہ راست استفادہ نہیں کر سکتے ان کی علمی مدد کی جا سکے۔اس میدان میں دسیوں کتب لکھی گئی ہیں۔ میں نے درج ذیل میں صرف ان کتب کی ایک فہرست پیش کی ہے جو انٹرنیٹ پر تلاش اور ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے۔

1. بهجة الأريب فی بیان ما فی کتاب الله العزیز من الغریب، علی بن عثمان الماردینی (750 ھ)، دار ابن قتیبة، الکویت،

2. البیان فی غریب إعراب القرآن، أبو البرکات بن الأنباری (577ھ)، الهیئة المصریة العامة للکتاب، 1980.

3. التبیان فی تفسیر غریب القرآن (مجلدان)، السید میرزا محمد علی الشهرستانی الحائری (1344ھ)، الأمانة العامة للعتبة الحسینیة المقدسة، العراق، ط1، 2014.

4. التبیان فی تفسیر غریب القرآن، شهاب الدین أحمد بن محمد المعروف بابن الهائم (815 ھ)، دار الغرب الإسلامی، بیروت، ط1، 2003.

5. تحفة الأریب بما فی القرآن من الغریب، الشیخ أثیر الدین أبی حیان الأندلسی (745ھ)، الکتب الإسلامی، بیروت، ط1، 1983.

6. تفسیر المشکل من غریب القرآن علی الإیجاز والإختصار، أبو محمد مکی بن أبی طالب القیسی (437ھ)، دار النور الإسلامی، بیروت، ط1، 1988.

7. تفسیر المشکل من غریب القرآن، الإمام مکی بن أبی طالب القیسی (437ھ)، مکتبة المعارف، الریاض، 1985.

8. تفسیر غریب القرآن الکریم، الشیخ فخر الدین الطریحی (ت- 1085)، 1953.

9. تفسیر غریب القرآن المجید، الإمام أبو الحسین زید بن علی الهاشمی القرشی (ت- 122ھ)، تاج یوسف فائونڈیشن ترست، حیدر آباد، الهند، 2001.

10. تفسیر غریب القرآن، أبو محمد عبد الله بن مسلم بن قتیبة، (ت: السید أحمد صقر)، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1978.

11. تفسیر غریب القرآن، کاملة الکواری، الدوحة قطر، 2008.

12. تفسیر غریب القرآن، محمد بن إسماعیل الأمیر الصنعانی (ت- 1182ھ)، دار ابن کثیر، دمشق، ط1، 2000.

13. التیسیر العجیب فی تفسیر الغریب، ناصر الدین أبو العباس أحمد بن محمد المالکی المعروف بابن المنیر (683ھ)، دار الغرب الإسلامی، بیروت، ط1، 1994.

14. السراج فی بیان غریب القرآن، د. محمد بن عبد العزیز الخضیری، کرسی القرآن الکریم وعلومه، جامعة الملك سعود، الریاض، ط2، 1435ھ.

15. عمدة الحفاظ فی تفسیر أشرف الألفاظ (معجم لغوی لألفاظ القرآن الکریم)، الشیخ أحمد بن یوسف المعروف بالسمین الحلبی (756ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، ط1، 1996.

16. العمدة فی غریب القرآن، لأبی محمد مکی بن أبی طالب القیسی (437ھ)، مؤسسة الرسالة، بیروت، 1981.

17. غریب القرآن المسمی بنزهة القلوب، الإمام أبو بکر محمد ابن عزیز السجستانی، مکتبة و مطبعة محمد علی صبیح و أولاده، میدان الأزهر، 1963.

18. الکافی فی تفسیر غریب القرآن الکریم، د. محمد

محمد سالم محيسن و د. شعبان محمد إسماعيل، مكتبة القاهرة، مصر، 1986.

19. المجموع المغيث في غريبي القرآن والحديث (3 مجلدات)، للإمام أبي موسى محمد بن أبي بكر الأصفهاني (ت 581ھ)، دار المدني، جدة، ط1، 1986.

20. المشترك اللفظي في ضوء غريب القرآن الكريم، د. عبد العال سالم مكرم، عالم الكتب، القاهرة، ط1، 2009.

21. المعجم الجامع لغريب مفردات القرآن الكريم (ابن عباس، ابن قتيبة، مكي بن أبي طالب، أبوحيان)، إعداد: الشيخ عبد العزيز عز الدين السيروان، دار العلم للملايين، بيروت، ط1، 1986.

22. معجم القرآن: قاموس مفردات القرآن وغريبه، عبد الرؤف المصري، مطبع حجازي، القاهرة، ط2، 1948م.

23. المعجم المفصل في تفسير غريب القرآن الكريم، إعداد: د. محمد التونجي، دار الكتب العلمية، بيروت، ط 1، 2003.

24. معجم غريب القرآن مستخرجا من صحيح البخاري، محمد فؤاد عبد الباقي، دار إحياء الكتب العربية عيسى البابي الحلبي وشركائه، 1950.

25. المفردات في غريب القرآن، أبو القاسم الحسين بن محمد المعروف بالراغب الأصفهاني، مكتبة نزار مصطفى الباز۔

26. الميسر في غريب القرآن، مركز الدراسات القرآنية، المدينة النورة، 1433ھ.

27. نزهة القلوب في تفسير غريب القرآن العزيز، الإمام أبو بكر محمد ابن عزيز السجستاني، (د. يوسف عبد الرحمن المرعشيلي)، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر، دار المعرفة، بيروت، 2013.

28. الهادي إلى تفسير غريب القرآن، د. محمد سالم محيسن و د. شعبان محم إسماعيل، مكتبة جعفر الحديثة، ميدان سيدنا الحسين، مصر.

29. وجه النهار الكاشف عن معاني كلام الواحد القهار، د. عبد العزيز بن علي الحربي، دار ابن حزم، بيروت، ط 1، 2006.

کئی تحقیق کاروں نے ان کتب کے متعلق اپنے مقالات اور جامعاتی تھیسس بھی پیش کیے ہیں۔

[خورشید احمد سعیدی، فیس بک 11 رمضان المبارک 1440ھ، 17 مئی 2019ء، اسلام آباد]

غرائبِ کنزالایمان:

مولانا احمد رضا خاں نے غرائب القرآن کے زیر اثر چند منتخب بامعنی غرائب کنزالایمان میں استعمال کئے ہیں جو عموماً عام بول چال لکھنے اور پڑھنے میں اجنبی، غیر مانوس اور غیر معروف ہیں۔

(۱)۔ ٹوٹے: نقصان:

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ۔(البقرہ،۶۴)

پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ٹوٹے والوں میں ہو جاتے۔

(۲)۔ اوسر: بن بیاہی گا، ویڑ:

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ۔(البقرہ،۶۸)

بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے گائے کیسی کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ اُوسر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں تو کرو جس کا تمھیں حکم ہوتا ہے۔

(۳)۔ رنگت ڈہڈہاتی: بہت شوخ رنگ:

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

النّٰظِرِیْنَ۔(البقرہ،۶۹)

بولے اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتادے اس کا رنگ کیا ہے کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دیتی۔

(۴)۔کرے:سخت:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً١ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ١ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ١ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ١ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔(البقرہ،۷۴)

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں کہ اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

(۵)۔کوتکوں:برے اعمال:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً١ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ١ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ١ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ١ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔(البقرہ،۷۴)

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں کہ اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

(۶)۔رینی:رنگائی:

صِبْغَةَ اللّٰهِ١ۚ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً١ وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ۔(البقرہ،۱۳۸)

ہم نے اللہ کی رَینی لی اور اللہ سے بہتر کس کی رَینی اور ہم اسی کو پوجتے ہیں۔

(۷)۔سہار:برداشت:

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ١ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ۔(البقرہ،۱۷۵)

وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار ہے۔

(۸)۔پچھیت:پچھلی دیوار:

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ١ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ١ؕ وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى١ۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا١۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔(البقرہ،۱۸۹)

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیز گاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

(۹)۔نکوئی:نیک:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ١۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ١ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ١ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ١ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ١ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا١ۚ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔(البقرہ،۲۲۹)

یہ طلاق دو(۲) بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں

خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

(۱۰)۔ بھوڑ: ریتلی زمین:

وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ١ۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ١ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔(البقرہ:۲۶۵)

اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اُسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

(۱۱)۔ توگرو: رہن:

وَ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ١ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَ لْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ١ؕ وَ لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ١ؕ وَ مَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ١ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ۔(البقرہ،۲۸۳)

اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ توگرو ہو قبضہ دیا ہوا اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کرے اللہ سے ڈرے جو اُس کا رب ہے اور گواہی نہ چُھپاؤ اور جو گواہی چُھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

(۱۲)۔ کامیوں: نیک لوگ:

قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰى وَ مَاۤ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ١ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ١ۖ٘ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔(البقرہ،۱۳۶)

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کئے گئے موسیٰ و عیسیٰ اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں۔

(۱۳)۔ ٹوٹا کھاکے: نقصان اٹھاکر:

وَ مِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ١ؕ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ١ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔(البقرہ،۱۴۹)

اور جہاں سے آؤ اپنا منھ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

(۱۴)۔ ٹینٹ: روئی:

وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ١ۚ وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا١ؕ وَ اِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا١ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ۔(الانعام،۲۵)

اور ان میں کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگاتا ہے اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کان میں ٹینٹ اور اگر ساری نشانیاں دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں۔

(۱۵)۔ کڑوڑے: ذمہ دار:

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَاۤ اَشْرَکُوْا ؕ وَ مَا جَعَلْنٰکَ عَلَیۡھِمْ حَفِیۡظًا ۚ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡھِمۡ بِوَکِیۡلٍ۔(الانعام،۱۰۷)

اور اللہ چاہتا تو وہ شریک نہیں کرتے اور ہم نے تمھیں ان پر نگہبان نہیں کیا اور تم ان پر کڑوڑے نہیں۔

(۱۶)۔ بہتان بافوں: بہتان باندھنے والوں:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ سَیَنَالُھُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَ ذِلَّۃٌ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ؕ وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُفۡتَرِیۡنَ۔(الاعراف،۱۵۲)

بے شک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انہیں ان کے رب کا غضب اور ذلّت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بہتان بافوں کو۔

(۱۷)۔ کوئی کونچادے: کسی برے کام پر اکسائے:

وَ اِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ۔(الاعراف،۲۰۰)

اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔

(۱۸)۔ لام: لشکر، فوج:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا زَحۡفًا فَلَا تُوَلُّوۡھُمُ الۡاَدۡبَارَ۔(انفال،۱۵)

اے ایمان والو جب کافروں کے لام سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو۔

(۱۹)۔ ترائی میں: ساحل کی طرف:

اِذۡ اَنۡتُمۡ بِالۡعُدۡوَۃِ الدُّنۡیَا وَ ھُمۡ بِالۡعُدۡوَۃِ الۡقُصۡوٰی وَ الرَّکۡبُ اَسۡفَلَ مِنۡکُمۡ ؕ وَ لَوۡ تَوَاعَدۡتُّمۡ لَاخۡتَلَفۡتُمۡ فِی الۡمِیۡعٰدِ ۙ وَ لٰکِنۡ لِّیَقۡضِیَ اللّٰہُ اَمۡرًا کَانَ مَفۡعُوۡلًا ۬ۙ لِّیَھۡلِکَ مَنۡ ھَلَکَ عَنۡۢ بَیِّنَۃٍ وَّ یَحۡیٰی مَنۡ حَیَّ عَنۡۢ بَیِّنَۃٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَسَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ۔(انفال،۴۲)

جب تم نالے کے اس کنارے تھے اور کافر پرلے کنارے اور قافلہ تم سے ترائی میں اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے لیکن یہ اس لئے کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے کہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو اور جو جئے دلیل سے جئے اور بیشک اللہ ضرور سنتا جانتا ہے۔

(۲۰)۔ غرابیں دوڑاتے: فساد کرتے:

لَوۡ خَرَجُوۡا فِیۡکُمۡ مَّا زَادُوۡکُمۡ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَاۡاَوۡضَعُوۡا خِلٰلَکُمۡ یَبۡغُوۡنَکُمُ الۡفِتۡنَۃَ ۚ وَ فِیۡکُمۡ سَمّٰعُوۡنَ لَھُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌۢ بِالظّٰلِمِیۡنَ۔(التوبہ،۴۷)

اگر وہ تم میں نکلتے تو ان سے سوا نقصان کے تمھیں کچھ نہ بڑھتا اور تم میں فتنہ ڈالنے کو تمہارے بیچ میں غرابیں دوڑاتے اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔

(۲۱)۔ مقر: اقراری:

وَ اٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِھِمۡ خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَی اللّٰہُ اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡھِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۔(التوبہ،۱۰۲)

اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مُقِر ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا برا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۲)۔ گراؤ: ٹوٹے ہوئے کناروں والے گڑھے:

اَفَمَنۡ اَسَّسَ بُنۡیَانَہٗ عَلٰی تَقۡوٰی مِنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانٍ خَیۡرٌ اَمۡ مَّنۡ اَسَّسَ بُنۡیَانَہٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ ھَارٍ فَانۡھَارَ بِہٖ فِیۡ نَارِ جَھَنَّمَ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَھۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ۔(التوبہ،۱۰۹)

تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی رضا پر وہ بھلا یا وہ جس نے اپنی نیو چنی ایک گراؤ گڑھے کے

کنارے تو وہ اسے لے کر جہنّم کی آگ میں ڈھے پڑا اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔

(۲۳)۔ او تار دیں: باقی رکھیں:

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ۔(یونس:۹۲)

آج ہم تیری لاش کو اُترا دیں گے کہ تو اپنے پچھلوں کے لئے نشانی ہو اور بیشک لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔

(۲۴)۔ سینے دہرے کرتے: منہ چھپاتے ہیں:

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔(ھود،۴)

تمہیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۲۵)۔ چپیٹ: چپکا دیں:

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ۔(ھود:۲۸)

بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اسے تمہارے گلے چپیٹ دیں اور تم بیزار ہو

(۲۶)۔ چرتر: فریب:

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ۔(یوسف:۲۸)

پھر جب عزیز نے اس کا کُرتا پیچھے سے چرا دیکھا بولا بیشک یہ تم عورتوں کا چرتّر ہے بیشک تمہارا چرتّر بڑا ہے

(۲۷)۔ پیر گئی: سما گئی ہے:

وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔(یوسف:۳۰)

اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے بیشک ان کی محبّت اس کے دل میں پیر گئی ہے ہم تو اسے صریح خود رفتہ پاتے ہیں:

(۲۸)۔ سٹھ: بہک گیا:

وَ لَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔(یوسف:۹۴)

جب قافلہ مصر سے جدا ہوا یہاں ان کے باپ نے کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سَٹھ گیا۔

(۲۹)۔ پھک کر: جل کر:

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ۔(الرعد:۱۷)

اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھالائی اور جس پر آگ دہکاتے ہیں گہنا یا اور اسباب بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں اللہ بتاتا ہے کہ حق و باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ تو پُھک کر دور ہو جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے۔

(۳۰)۔ بیری: رونگٹوں:

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَ مِنْ اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ۔(النحل:۸۰)

اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو اور تمہارے لئے

چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون اور ببری اور بالوں سے کچھ گرستی کا سامان اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک۔

(۳۱)۔ سنگتیں: قومیں:

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا۔
(بنی اسرائیل:۱۷)

اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں نوح کے بعد ہلاک کر دیں اور تمہارا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبر دار دیکھنے والا۔

(۳۲)۔ گھال میل: ملے جلے:

وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا۔(بنی اسرائیل:۱۰۴)

اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں بسو پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا ہم تم سب کو گھال میل لے آئیں گے۔

(۳۳)۔ اپنے کینڈے: انداز ے:

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا۔(بنی اسرائیل:۸۴)

تم فرماؤ سب اپنے کینڈے پر کام کرتے ہیں تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے۔

(۳۴)۔ پٹ پر میدن: سفید زمین:

وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا۔(الکھف:۸)

اور بیشک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم اسے پٹ پر میدان کر چھوڑیں گے۔

(۳۵)۔ الاؤ تکا: بے تکی:

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْۚ وَ يَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِۚ وَ يَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْؕ قُلْ رَّبِّىْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا۔(الکھف:۲۲)

اب کہیں گے کہ وہ تین (۳) ہیں چوتھا ان کا کُتّا اور کچھ کہیں گے پانچ (۵) ہیں چھٹا ان کا کُتّا بے دیکھے اُلاؤ تُکّا بات اور کچھ کہیں گے سات (۷) ہیں اور آٹھواں ان کا کُتّا تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے تو ان کے بارے میں بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی اور ان کے بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو۔

(۳۶)۔ چرخ دیے: پگھلے ہوئے:

وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۬ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا۬ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَاؕ وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَؕ بِئْسَ الشَّرَابُؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا۔(الکھف:۲۹)

اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہو گی اس پانی سے کہ چرخ دیئے ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منھ بھون دے گا کیا ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ۔

(۳۷)۔ ٹیٹوں پر: اوندھے منہ:

وَ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَ هِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا۔(الکھف:۴۲)

اور اس کے پھل گھیر لئے گئے تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا اس

لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹیٹوں پر گرا ہوا تھا اور کہہ رہا ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا۔

(۳۸)۔ برا باندھے: صفیں بنائے:

وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ۫ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا۔(الکہف:۴۸)

اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے پیش ہوں گے بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہر گز تمہارے لئے کوئی وعدہ کا وقت نہ رکھیں گے۔

(۳۹)۔ پھیر: بھید:

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا۔(الکہف:۷۸)

کہا یہ میری اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

(۴۰)۔ بھبھوکا پھوٹا: شعاع، چمکا، سفیدی ظاہر ہوتی:

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِيًّا۔(مریم:۴)

عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا۔

(۴۱)۔ داؤں اکھٹے: فریب جمع کرنے:

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى۔(طٰہٰ:۶۰)

تو فرعون پھرا اور اپنے داؤں اکھٹے کئے پھر آیا۔

(۴۲)۔ پٹ پر ھموار: چٹیل اور ہموار میدان:

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا۔(طٰہٰ:۱۰۶)

تو زمین کو پٹ پر ہموار کر چھوڑے گا۔

(۴۳)۔ بیونتے: کاٹے:

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ۔(الحج:۱۹)

یہ دو(۲) فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے تو جو کافر ہوئے ان کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے گئے ہیں اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

(۴۴)۔ گچ کئے ہوئے: پکے بنائے ہوئے:

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِيْدٍ۔

(الحج:۴۵)

اور کتنی ہی بستیاں ہم نے کھپا دیں کہ وہ ستمگار تھیں تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھئی پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے اور کتنے محل گچ کئے ہوئے۔

(۴۵)۔ بھٹ پنا: احسان فراموشی:

وَ لَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۔(المومنون:۷۵)

اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ان پر پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا کریں گے اپنی سرکشی میں بہکتے ہوئے۔

(۴۶)۔ بکٹا: بدمزہ، کڑوا:

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ۔(سبا:۱۶)

تو انہوں نے منھ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا اہلا بھیجا اور

ان کے باغوں کے عوض دو باغ انہیں بدل دیئے جن میں بکٹا میوہ اور جھاؤ اور کچھ تھوڑی سی بیریاں۔

(۴۷)۔ نیاؤ چکانے والا: انصاف کرنے والا:

قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ۔(سبا:۲۶)

تم فرماؤ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہم میں سچا فیصلہ فرمادے گا اور وہی ہے بڑا نیاؤ چکانے والا سب کچھ جانتا۔

(۴۸)۔ کالے بھوچنگ: سیاہ کالے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَ مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِیْبُ سُوْدٌ۔(فاطر:۲۷)

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ برنگ اور پہاڑوں میں راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ کے اور کچھ کالے بھوچنگ۔

(۴۹)۔ چٹی: زر ضمانت: نقصان:

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ۔ (الطور:۴۰)

یا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو تو وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں۔

(۵۰)۔ تھلکی: گابھن:

وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔(التکویر:۴)

اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پھریں۔

(۵۱)۔ چومیخا کرنا: سخت سزا دینا:

وَ فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ۔(الفجر:۱۰)

اور فرعون کہ چومیخا کرتا

غرائب کنزالایمان کا شماریاتی جائزہ:



نمبر شمار	سورۃ	غرائب کنزالایمان
١	البقرہ	١٣
٢	الانعام	٢

۳	الاعراف	۲
۴	انفال	۲
۵	توبہ	۳
۶	یونس	۱
۷	ھود	۲
۸	یوسف	۳
۹	الرعد	۱
۱۰	النحل	۱
۱۱	نبی اسرائیل	۳
۱۲	الکھف	۶
۱۳	مریم	۱
۱۴	طٰہٰ	۲
۱۵	الحج	۳
۱۶	المومنون	۱
۱۷	العنکبوت	۱
۱۸	السبا	۲
۱۹	فاطر	۲
۲۰	یٰسین	۱
۲۱	الطور	۱
۲۲	القمر	۱
۲۳	المعارج	۱
۲۴	عبس	۱
۲۵	التکویر	۱
۲۶	الفجر	۱
۲۷	العلق	۱

۱۱۴؍سورتوں میں سے ۲۷ سورتوں میں ۶۰ غرائب الفاظ استعمال کیے گئے ہیں تاکہ غرائب القرآن کی پاس داری ہو سکے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صرف اسلامی محقق تھے بلکہ آپ ایک قادرالکلام شاعر، ادیب، اردو، فارسی، عربی اور سنسکرت زبان کے ماہر تھے جس کی وجہ سے ہمیشہ ایک وسیع ذخیرہ الفاظ آپ کے سامنے سربستہ خم رہا۔ اس کے باوجود آپ نے اسلوب غرائب القرآن کا تتبع کرتے ہوئے غرائب کنزالایمان میں رقم کئے۔ ان غرائب کا انتخاب ایک علمی و تحقیقی کاوش کا مظہر ہے معیاری غرائب جس کے انتخاب میں آپ کو کتنی جان فشانی کرنا پڑی ہوگی اسے ایک عام قاری کی بجائے صرف اور صرف ایک ماہر لسانیات خوب جانتا ہے کہ پہلے اردو، فارسی عربی اور سنسکرت کی لغات اور بولیوں کو مدِ نظر رکھا ان میں سے بڑی احتیاط کے ساتھ منتخب کیے جو ماہر لسانیات کے مطابق غرائب پر پورے اترتے ہوں یعنی وہ عام بول چال، لکھنے اور پڑھنے میں مستعمل نہ ہوں پھر ان چند منتخب، جنبی، غیر مانوس الفاظ کو ترجمہ قرآن میں حسن ورعنائی کے ساتھ بر موقع اور بر محل برتنا کہ کنزالایمان کا ادبی پہلو متاثر نہ ہو جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

فلسفہ غرائب کنزالایمان کے بعد اس نظریے کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے کہ سو سال گزرنے کے بعد زبان و بیان میں تغیر و تبدل رونما ہو جاتا ہے پہلے یہ غیر مانوس الفاظ معروف و فصیح تھے لیکن مرور زمانہ کی وجہ سے کنزالایمان کے معروف الفاظ اب اجنبی اور غیر مانوس میں تبدیل ہو گئے۔ ایک لسانیات کا ادنیٰ طلب بھی یہ جانتا ہے کہ کنزالایمان کے غیر مانوس الفاظ آج ہی نہیں بلکہ سو سال پہلے بھی یہ الفاظ اردو ادب میں غیر مانوس اور اجنبی تھے۔ مولانا احمد رضا خاں نے مذکورہ غرائب کو صرف اور صرف کنزالایمان میں رقم کئے ہیں جب کہ یہ فتاویٰ رضویہ دیگر رسائل اور حدائقِ بخشش میں مستعمل

نہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان غرائب کا استعمال، علاقائی بولی، زمان و مکان کے تغیر اور ذخیرہ الفاظ کی تنگ دامنی کا نتیجہ نہیں بلکہ ان کی حکمت صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ نے اسلوب غرائب القرآن کو کنزالایمان میں سمونے کی بھرپور کوشش کی جس کی خاطر پورے کنزالایمان میں کی مذکورہ بالا اجنبی، غیر معروف اور غیر مانوس الفاظ اختیار کئے گئے اور یہی اسلوب کنزالایمان کا حسن ہے چند منتخب غرائب کنزالایمان کے باوجود اس کا ادبی اسلوب متاثر نہیں ہوتا۔ ترجمہ قرآن کے غرائب کو فصیح سہل بنانا گویا اسلوب غرائب القرآن سے انحراف کے مترادف ہے جب کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ غرائب القرآن اور غرائب کنزالایمان کی ضرورت واہمیت اور مقصد واسلوب کو قاری کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی جائے۔ اسلوب غرائب القرآن سے عدم واقفیت کی بناء پر تراجم قرآن اس اسلوب کو اپنے دامن میں سمیٹنے سے عاری دکھائی دیتے ہیں۔